اسلامی قانون اور خاندانی منصوبہ بندی

حافظ محمد لطیف سلیمی

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۷۹ء کو وزیر مذہبی امور کی وساطت سے پاپولیشن ڈویژن کی خاتون افسر مسز انور رضا کی کتاب "اسلامی قانون اور آبادی کی منصوبہ بندی" کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کے تبصرہ کے حوالہ سے ضبطِ تولید کا مسئلہ کونسل کے زیرِ غور آیا تھا کیونکہ کونسل سے وزیر مذہبی امور کی وساطت سے موصوفہ کی مذکورہ بالا کتاب پر تبصرہ مانگا گیا تھا۔ بعد ازاں ۱۴ مارچ، ۲۹ اپریل، ۳۰ مئی، ۱۹ جون، ۱۲ اور ۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء کو اس کو نپٹانے کے لئے وزارت مذہبی امور کی طرف سے بار بار یاددہانی کرائی گئی۔

۱۵ دسمبر ۱۹۸۰ء کو محترمہ عطیہ عنایت اللہ (مشیر صدر مملکت برائے منصوبہ بندی) کی طرف سے کونسل کا تبصرہ بھجوانے کی تاکید کے ساتھ موضوع کے بعض پہلوؤں کے بارے میں مزید مواد چیئرمین کونسل کو بھیجا گیا اور اکتوبر ۱۹۸۳ء کو پھر یاد دہانی کرائی گئی۔ چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء اور ۲۰ مارچ ۱۹۸۴ء کے دو اجلاسوں میں اس پر تفصیلی غور کے بعد خاندانی منصوبہ بندی یعنی ضبطِ تولید کے بارے میں جو اصولی رائے دی وہ ایک رپورٹ کی صورت میں الگ طور پر شائع ہو چکی ہے۔ یہ رپورٹ اردو زبان میں ہے اور ۸۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رپورٹ آئین کی رو سے ۲۵ نومبر ۱۹۸۵ء کو پارلیمنٹ (سینیٹ اور قومی اسمبلی) میں پیش ہو چکی ہے۔ سطور ذیل میں اس رپورٹ کا خلاصہ دیا جا رہا ہے۔

آیت کریمہ:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ

"تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں، سو اپنی کھیتی میں جب چاہو آؤ!"

(سورۃ البقرہ: ۲۲۳)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ جواز ملتا ہے کہ کوئی شخص اپنی ذاتی ضرورت نہ ہونے

کی بناء پر اپنی بیوی سے جنسی تعلقات قائم نہ کرے (یا زیادہ وقفوں کے ساتھ کرے) لیکن اس بات کو سختی سے رد کیا گیا ہے کہ کھیتی میں جانے کی اجازت تو اس آیت سے لے لی جائے لیکن بیج باہر پھینک دیا جائے تاکہ فصل کی دیکھ بھال سے جان چھوٹ جائے اور ستم بالائے ستم کہ یہ عمل قومی پیمانے پر کیا جائے۔

نکاح کے سلسلے میں قرآن کریم نے اس امر کو یکسر رد کردیا ہے کہ مرد کسی بھی تدبیر سے ایسی صورت اختیار کریں کہ تخلیقی مادہ (مادہ منویہ) ضائع کردیا جائے اور تحفظِ نسل نہ ہوسکے۔ مردوں اور عورتوں کو یہ انداز فکر و عمل اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ بقائے نسلِ انسانی کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تَزَوَّجُوا الوَدُودَ الوَلُودَ" یعنی محبت کرنے والی اور اولاد جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔ اس حدیث کا صاف مطلب یہ ہے کہ ضبطِ تولید کی تحریک عقد نکاح کے اصل مقاصد کے خلاف ہے۔ جہاں تک وسائلِ رزق کے پیشِ نظر آبادی کو کم رکھنے کا تعلق ہے یہ دلیل صرف آج ہی نہیں بلکہ نزولِ قرآن کے وقت کے لوگ بھی قتلِ اولاد کی حمایت میں اس دلیل کا سہارا لیتے تھے (کیونکہ اس وقت مانع حمل ادویات اور آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے) چنانچہ قرآن مجید نے اس خدشے کا ازالہ بایں الفاظ فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُم مِّنْ اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (سورۃ الانعام: ۱۵۲)

"افلاس کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، تمہیں بھی اور ان کو بھی رزق ہم ہی دیتے ہیں۔"

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں قتلِ اولاد سے مراد زندہ اولاد کو قتل کرنا بھی ہے اور تمثیلاً (Symbolically) اولاد کو پیدا نہ ہونے دینا بھی ہے۔

کثرت آبادی کی وجہ سے ضبطِ تولید کی تحریک کے حامیوں کو اللہ تعالیٰ یہ جواب دیتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ (سورۃ الانعام: ۱۳۷)

"اس طرح مشرکین کے معبودوں نے ان کے لئے قتلِ اولاد کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ ان کو برباد کیا جائے اور ان پر ان کے طریقے کو مخبوط کردیا جائے۔"

کیونکہ ان کے معبود اور ان کا رہنما شیطان بھی ان کو تنگی رزق کے اندیشہ ہائے دراز کا نام لیکر ڈراتا ہے: "اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ" (سورۃ البقرہ: ۲۶۸) (شیطان تمہیں تنگیٔ رزق کا نام لیکر ڈراتا ہے) ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوا اَوْلَادَھُمْ سَفَھًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَارَزَقَھُمُ اللّٰہُ (سورۃ الانعام: ۱۴۱)

"جن لوگوں نے بغیر علم کے حماقت کے طور پر اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ کے رزق کو اپنے اوپر حرام کرلیا وہ لوگ یقیناً گھاٹے میں رہے۔"

قتلِ اولاد یا استقرارِ حمل سے بچاؤ کی مذموم کوششوں کی مذمت کے سلسلے میں مذکورہ بالا آیات کے علاوہ کونسل نے عزل کے بارے میں وارد احادیث کو ضبطِ تولید کے حق میں بروئے استدلال لانے کے سلسلے میں اصل صورت حال کی وضاحت اور تفہیم کے لئے ثابت کیا ہے کہ اولاد کی پیدائش کو روکنے کے لئے عزل کے بارے میں جو روایات ملتی ہیں وہ مسئلے کے ایک پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اہلِ عرب بھی بسا اوقات جنسی فعل کرنے کے باوجود اس کے قدرتی نتیجے (اولاد) سے بچنے کے لئے عزل کا طریقہ یا دوسرے طریقے اپناتے تھے جس کے بارے میں قرآن مجید نے مذکورہ بالا آیات نازل فرماتے ہوئے قتلِ اولاد کے رجحان سے باز رکھنے کے لئے یہ فرمایا تھا کہ قتلِ اولاد یا دیگر ذرائع جن کے پس منظر میں یہ خواہش یا خدشہ تھا کہ اس سے ان کے وسائلِ رزق تنگ دامانی کا شکار ہوجائیں گے، ان سے باز آجاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق رسانی کی ذمہ داری اپنی طرف ڈالی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: "نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَ اِیَّاھُمْ" (تمہیں اور انہیں رزق ہم دیتے ہیں)۔ لہٰذا عزل کے جواز کے بارے میں مذکورہ روایات میں ایک پہلو کی خبر دی جاتی ہے جو ان کے عزل کرنے کے بارے میں تھی لیکن اس کا دوسرا حصہ اکثر لوگ اسی طرح غائب کر جاتے ہیں جس طرح "لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ" (نماز کے قریب نہ جاؤ) کے بارے میں یہ کہہ دیتے ہیں۔ اس سے آگے نماز کے قریب کیوں نہ جاؤ یا کس حالت میں نہ جاؤ اس کو چھپا لیتے ہیں۔ اسی کو قرآن مجید نے دوسری جگہ پر تلبیسِ حق سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ اس حدیث میں جو ارشاد نبویؐ ہے کہ:

فَقَالَ اعزِل عنھا اِنْ شئتَ فانّہٗ سیاتیھا ماقُدِّرَ لَھا (رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد)

"اگر چاہو تو عزل کر لو مگر جو مقدر میں لکھا ہے ہو کے رہے گا۔"
اس کو لوگ کیوں چھپا لیتے ہیں؟ بلکہ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

عن ابی سعیدٍ قال قالتِ الیھودُ العزلُ المَوءُوْدَۃُ الصغریٰ فقال النبیّ ﷺ کذبتِ الیھودُ اِنّ اللّٰہ عزّوجلّ لو اراد ان یخلق شیئًا لم یستطع احدٌ اَنْ یصرفہٗ (رواہ احمد و ابوداؤد)

"یہودیوں نے کہا کہ عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں نے غلط کہا، اگر اللّٰہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اس کو اس ارادے سے کوئی باز نہیں رکھ سکتا۔"

ایک اور روایت کی رو سے حضرت ابوسعید نے بیان کیا ہے:

قال رسولُ اللّٰہ ﷺ فِی العزلِ انت تخلقہٗ، انت ترزقہٗ، فَاَقِرَّہٗ مَقَرَّہٗ فانّما ذالک القدرُ (مسند احمد جلد ۳، صفحہ ۹۶)

کہ رسول اللہ ﷺ نے عزل کے بارے میں فرمایا کہ کیا تو اسے پیدا کرتا ہے؟ کیا تو اسے روزی دیتا ہے؟ کیا تو استقرارِ حمل پر قادر ہے؟ بچے کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتی ہے اور استقرارِ حمل بھی اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بشرطِ ضرورت عزل کی اجازت دیا کرتے تھے لیکن اس اجازت کے ساتھ ایسے الفاظ (Observation) بھی فرمادیا کرتے تھے جن سے عملی طور پر عزل بلا نتیجہ اور بے فائدہ ثابت ہوتا اور اس کی حوصلہ شکنی کا پہلو نکلتا، جس طرح طلاق کو گو جائز قرار دیا گیا لیکن اس کے ساتھ اس کو حلال چیزوں میں مبغوض ترین (جائز فعل) قرار دیا گیا۔ اب اس کو قومی پیمانے پر رواج دینے کی پالیسی ناپسندیدہ بھی ہے اور معاشرے کے لئے ضرر رساں بھی۔ اسی طرح ممانعتِ حمل کی تدابیر کو قومی پیمانے پر رواج دینا فحاشی کو رواج دینے کے مترادف ہے۔ انفرادی سطح پر کسی شادی شدہ عورت کو استقرارِ حمل یا بچہ پیدا ہونے سے جان کو یا صحت کو شدید خطرہ لاحق ہو تو ایسے حالات میں مانعِ حمل تدابیر کرنے کی اجازت ہے جو انفرادی سطح پر ہر متعلقہ شخص کے حالات کے لحاظ سے ہو سکتی ہیں، لیکن قومی پیمانے پر کروڑوں روپے کے صرفہ سے مانعِ حمل آلات اور تدابیر کا فروغ فحاشی کو عام کرنا

ہے جس کی اسلام کسی طرح بھی اجازت نہیں دیتا۔

مذکورہ بالا نقلی دلائل کے علاوہ مندرجہ ذیل دو دلائل کے جواب میں (اولاً) "زیادہ بچے عورت کی صحت کو خراب کرتے ہیں (ثانیاً) وسائلِ رزق روز افزوں آبادی کا ساتھ نہیں دے سکتے" کونسل نے اعداد و شمار اور موجودہ دور کے سائنسی تجربات کی روشنی میں جو یقیناً مغربی دنیا میں کئے گئے "گویا انہی کے شواہد سائنسی تجربات اور تحریک کی روشنی میں ان کا جواب دیا ہے جو موجودہ حالات میں ترقی پذیر یا غیر ترقی یافتہ ممالک میں چل رہی ہے وہ انہی دو دلائل کی روشنی میں مغربی دنیا کے ایماء، حمایت، مدد، وسائل اور ذرائع سے چلائی جا رہی ہے۔ جب یہ تحریک مغربی مفکرین کے ایماء پر ہی چل رہی ہے تو پھر کونسل نے استدلال کے مسلمہ اصولوں کے مطابق انہی کے دلائل، تجربات اور اعداد و شمار کی روشنی میں ضبطِ تولید کے حق میں انہی کے دلائل کی روشنی میں اس تحریک کو ہمارے قومی مفادات کے خلاف اور مضرت رساں ثابت کیا ہے۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ سویڈن جس کی طرف سے گزشتہ سالوں کے دوران کروڑوں ڈالر کی امداد سے مانع حمل آلات، ادویات اور تدابیر مہیا کی جاتی رہی ہیں وہ ملک اس سلسلے میں پاکستان کو بہت زیادہ امداد فراہم کرتا رہا ہے۔ خود سویڈش پارلیمنٹ نے اپنے ملک میں روز بروز گھٹتی ہوئی آبادی کے مہیب خطرات کے پیش نظر خاندان بڑھانے کی تجاویز پاس کیں اور زیادہ بچوں کی پیدائش پر والدین کو ٹیکسوں سے رعایت دی۔ (یعنی اگر آبادی کو کم رکھنا ملکی خوشحالی اور قومی مفاد میں ہے تو پھر خود ان کو یہ صورت حال کیوں قبول نہیں تھی اور اگر آبادی بڑھانا کسی قوم کے مفاد میں ہے تو پھر ہمیں اپنے عمل کے خلاف کیوں اکساتا رہا؟)

اس حوالے اور سیاق و سباق میں کونسل نے برٹرینڈ رسل کے خیالات کی روشنی میں ضبط ولادت کے ذریعے تحدیدِ آبادی کے نتیجے میں انگریز، فرانسیسی اور جرمن قوموں کی برابر گھٹتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ان پر کم مہذب اقوام کی بڑھتی ہوئی بالادستی کا خدشہ ظاہر کیا تھا (چنانچہ اگر آبادی کم ہونے سے ان ترقی یافتہ اقوام پر کم مہذب اقوام کی بالادستی ہو جانا برا ہے تو لامحالہ ہمارے لئے یہ عمل برا ہونا چاہئے یا یہ ہے کہ وہ ہم پر ایسی بالادستی کو جائز سمجھتے ہیں)

اسی طرح کونسل نے مسلمہ اصولِ استدلال سے کام لیتے ہوئے اپنا جواب لکھا جس

طرح کسی سائل کے سوال' اس کے سیاق و سباق کے پس منظر اور پیش منظر کو سامنے رکھتے ہوئے سائل کی تسلی اور تشفی کے لئے صغریٰ اور کبریٰ کی کڑیاں ملائی جاتی ہیں۔ اسی طرح اس نے قرآن و سنت کے دلائل' مسلم مفکرین کی آراء اور مغربی دنیا کے اعداد و شمار مفکرین اور سائنسی تجربات کی روشنی میں ضبطِ تولید کے حامیین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ کونسل کے نزدیک کسی مسئلہ پر حق اور صداقت کی دلیل بلاشبہ قرآن و سنت ہے لیکن جو لوگ مغربی مفکرین کے تجربات' اعداد و شمار' عقل و بصیرت کو ہی ہر معاملے میں قولِ فیصل تسلیم کرتے ہیں' ان کے لئے انہی کے ذہنی معبودوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ضبطِ تولید نہ صرف قرآن و سنت کے احکام کے خلاف ملتِ مسلمہ کے مفادات کے لئے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ تہذیبِ حاضر کے نابغاؤں نے بھی اس کو تریاق قرار نہیں دیا۔ تو انہی کے دلائل دے کر کسی چیز کو ثابت کر دینا نہ قانونی لحاظ سے نہ اسلامی لحاظ سے کوئی برائی ہے نہ کسی کو اس میں احساس کمتری کا احساس ہونا چاہئے۔

اسی طرح کونسل نے ضبط تولید کے سلسلے میں خاندانی منصوبہ بندی کے حامیوں کے دلائل کے مسکت جواب دیتے ہوئے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا' سائنسی طبی تجربات اور ضبطِ تولید کے آلات اور ادویات کے مضرِ صحت اثرات کی شہادت کے طور پر مغربی دنیا کے تجربات کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہم مغرب کی تقلید میں یہ ذرائع استعمال کر کے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے معاشرتی خوشحالی اور آسودگی نہیں لاسکتے۔ چنانچہ کونسل کی رپورٹ میں مختلف شواہد' اعداد و شمار اور اقتباسات سے یہ امر باحسن پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے جدید ذرائع' آلات اور ادویات اگر کسی حد تک ضبطِ تولید کے ذریعے آبادی کو محدود رکھنے میں مؤثر اور کارگر بھی ہوجاتے ہیں تو پھر بھی ایک طرف ان آلات و ذرائع کا معاشرے میں وسیع پیانے پر پھیلاؤ فحاشی اور عریانی اور بداخلاقی کا موجب ہوگا کیونکہ مسلمان معاشرے میں جنسی بے راہ روی کے نتیجے میں حمل کا ظاہر ہوجانا یا بچوں کا پیدا ہو جانا بہت ہی برا سمجھا جاتا ہے تو ایسا برا سمجھا جانا بھی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کے سیلاب کے سامنے بند کا کام دیتا ہے۔ دوسری طرف ضبطِ تولید کے آلات اور ادویات کو اگر شادی شدہ جوڑے بھی قانونی اور جائز جنسی تسکین

کے باوجود استعمال کرتے ہیں تو ان کے استعمال سے وہ گوناگوں ذہنی' نفسیاتی' اعصابی عارضوں میں مبتلا ہو کر حقیقی' ذہنی اور معاشرتی آسودگی سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ مانعِ حمل ادویات اور آلات کے استعمال کے مضر اثرات سے مغربی معاشرہ بھی باوجود سائنسی ترقی کے ابھی تک کاملاً محفوظ نہیں ہو پایا۔ اسی طرح مانعِ حمل ذرائع اور ادویات کے بارے میں مغربی دانشوروں' ڈاکٹروں اور مطالعاتی رپورٹوں سے شواہد کا پیش کرنا نہ دانشورانہ زاویۂ نظر سے کوئی بری بات تھی نہ شرعی لحاظ سے قابل اعتراض ہونا چاہئے۔ اسلام نے اچھی بات لے لینے کے بارے میں کبھی اپنے ماننے والوں میں یہ تعصب پیدا نہیں کیا کہ فلاں بات کسی کافر نے کہی ہے اس لئے اس کی ہر بات بری ہے۔ حلف الفضول جو کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے مکہ کے اشراف کی طرف سے مظلوموں کی امداد اور ظالموں کے خلاف تحریک پیدا کرنے کا ایک معاہدہ تھا' نبی کریم ﷺ نے بعثت کے بعد بھی اس عظیم انسانی عالمگیر تحریک کو محض اس لئے رد نہ کیا کہ وہ کفار مکہ کا معاہدہ تھا۔ اس لئے کونسل کو برٹرینڈ رسل یا کسی دیگر مغربی سائنس دان یا مفکر کی کسی بات کو اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے پیش کرنے پر اخبارات میں جو واویلا مچایا گیا' یہ سراسر غیردانشورانہ حرکت ہے۔ اس کے ساتھ ہی کونسل کے جواب کے آخری حصہ کو پیش کر دینا قارئین کی علمی معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"اسلامی معاشرہ جنسی تسکین کے لئے ازدواجی ذرائع مہیا کرتے ہوئے غیر ازدواجی ذرائع کی انتہائی سختی کے ساتھ حوصلہ شکنی کرتا ہے جبکہ ضبط تولید کے ذریعے غیر ازدواجی ذرائع کی بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طریقوں سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جنسی انارکی عام ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اسلامی معاشرہ ضبطِ تولید کو برداشت نہیں کر سکتا' بلکہ کوئی بھی ایسا معاشرہ جو جلد تباہ نہ ہونا چاہتا ہو ضبطِ تولید کے تباہ کن معاشرتی نتائج سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں جو لوگ ضبطِ تولید کی حمایت کرتے ہیں وہ حقیقتاً مغربی ثقافت کے تتبع میں جنسی تسکین کو اہمیت دیتے ہیں اور اس مذموم جذبے کی شدت نے قرآن کریم کے الفاظ میں یہ صورت پیدا کر دی ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا

يُبْصِرُونَ ○ (یٰس:۹)

"اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے، سو اس طرح ہم نے ان کو ہر طرف سے ڈھانپ دیا ہے۔ لہٰذا اب وہ نہیں دیکھ سکتے۔"

اور جنسی جذبات کی شدت نے ان کا یہ حال کردیا ہے کہ:

اِنَّا جَعَلْنَا فِیٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ (یٰس:۸)

"اور ہم نے ان کی گردنوں میں ٹھوڑیوں تک طوق ڈال دیئے ہیں جس سے ان کے سر اوپر اٹھے ہوئے ہیں۔"

اس مضحکہ خیز حالت میں وہ غیراسلامی نظریات کے پیچھے بگٹٹ دوڑے چلے جا رہے ہیں، سر اوپر اٹھے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں سکتے کہ وہ سامنے آنے والی تباہی کے کس گڑھے میں گرنے والے ہیں اور پاکستانی معاشرہ کو بھی اپنے ساتھ تباہ کرنا چاہتے ہیں۔"

حرفِ آخر

مندرجہ بالا دلائل و براہین کی روشنی میں کونسل شدت سے محسوس کرتی ہے کہ پاکستان میں ضبط تولید (خاندانی منصوبہ بندی) کی سرکاری سطح پر مہم نہ صرف اسلام کے منافی ہے بلکہ پاکستانی معاشرہ کے لئے ہر لحاظ سے سخت تباہ کن ہے، لہٰذا متفقہ طور پر سفارش کرتی ہے کہ:

(۱) سرکاری سطح پر ضبطِ تولید کی مہم فوراً بند کی جائے اور معاشی منصوبہ بندی میں سے ضبط تولید کا پروگرام خارج کیا جائے۔

(۲) تمام دوا فروشوں کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ ضبطِ تولید کی ادویات و آلات صرف ان شادی شدہ جوڑوں کو فراہم کریں جو نکاح نامہ اور کسی منظور شدہ ڈاکٹر سے اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش کریں کہ متعلقہ خاتون کو حمل سے ایسا جانی نقصان پہنچ سکتا ہے جس کا انسداد کسی اور طرح ممکن نہیں۔ اسی قسم کی ہدایات ڈاکٹروں کو نس بندی کے سلسلے میں بھی جاری کی جائیں۔" (بشکریہ ماہنامہ الاتحاد، مارچ ۱۹۹۳ء)